موگا اخبار برائے مدرسین

دیہات سدھار بذریعہ مسلسل تعلیم

جو سال میں دس دفعہ موگا ضلع فیروزپور سے شائع ہوتا ہے

جلد ۱۳ | اپریل و مئی ۱۹۳۳ء | نمبر ۱

ایڈیٹرز
پادری اے ای۔ ہارپر صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ڈی۔ ای ڈی ڈی
مسز آئرین ایم۔ ہارپر صاحبہ ایم۔ اے
شدھیر کے۔ سدائے اسکوائر



کاروباری منتظم:۔ پادری ایچ۔ ای شاہ صاحب بی ایس سی

مترجم:۔ لالہ موہن لال بہل

انسان کو راحت اور خوشی اسوقت حاصل ہوتی ہے جبکہ اس نے اپنے کام کو دلی شوق اور کامل کوشش کے ساتھ انجام دیا ہو۔ اس کے خلاف جو کچھ وہ کہتا اور کرتا ہے اس سے اس کو کوئی اطمینان حاصل نہ ہوگا۔ (رالف والڈو ایمرسن)

فہرست مضامین

موگا اخبار برائے مدرسین

ایڈیٹرز:
پادری اے۔ ای ہارپر صاحب ایم اے۔ بی ڈی۔ ای ڈی ڈی
مسز آئرین ایم۔ ہارپر صاحبہ ایم۔ اے۔
شُندھیر کے۔ رائے اسکوائر

کاروباری منتظم:۔ پادری ایچ۔ ای شاہ صاحب بی۔ ایس سی

مترجم:۔ لالہ موہن لال بہل۔

جلد ۱۴ نمبر ۱	اپریل مئی ۱۹۳۳ء	سالانہ چندہ ۱؎ر فی کاپی ۵؍

طریقہ

کونسا طریقہ اچھا ہے؟

ذیل کے خاکے میں یونائیٹڈ سٹیٹ آف امریکہ کی نئی تعلیمی تحریک کے مقاصد اور طریقوں کا مقابلہ پُرانے طرزِ تعلیم اور اُن کے مقاصد سے کیا گیا ہے۔

پُرانے طرز کا مدرسہ	نئے طرز کا مدرسہ
(۱) بچے کو سکول بھیجا جاتا اور اسے چار بجے شام تک وہاں ٹھہرایا جاتا ہے اور اس کے بعد وہ آزاد ہو جاتا ہے۔	(۱) بچہ سکول جاتا ہے اور وہاں کافی جلدی نہیں پہنچ سکتا۔ وہ دُکانوں۔ لیبورٹریوں۔ احاطوں۔ لائبریریوں میں تب تک گھومتا رہتا ہے جب تک کہ اس کے والدین بوجہ ضرورت اُسے زبردستی واپس نہیں لے جاتے۔
(۲) یہ سکول صرف سُننے کے لئے مخصوص ہے۔	(۲) یہ سکول کام کرنے کے لئے ہے۔
(۳) بچوں کو ڈیسکوں کی قطاروں میں ٹھونسا جاتا ہے۔	(۳) چھوٹے چھوٹے گروہوں میں ہلکی میزوں کے گرد آرام دہ کرسیوں پر بٹھایا جاتا ہے۔
(۴) بچے چُپ چاپ بیٹھکر اپنے اسباق کا مطالعہ کرتے ہیں۔	(۴) بچے اپنے پراجیکٹ میں مشغول ہوتے ہیں اور بروقتِ ضرورت سوالات پوچھتے ہیں اور عقلمند مدرّس کی زیرِ نگرانی کام کرتے ہوئے سیکھتے ہیں۔
(۵) حرکت کرنے سے مُراد اُستاد کی زیرِ نگرانی اور اُس کے حسب الحکم اور اشارہ کرنے پر ایک قطار میں	(۵) یہاں حرکت سے مُراد ہے با مقصد کام جس میں دوسروں کے حقوق کا لحاظ کیا جاتا ہے اور

چلنے سے ہے۔	اس طرح سے اپنی رہنمائی آپ کرنے اور اپنے اوپر بھروسہ رکھنے کی قابلیت حاصل کرتا ہے۔
(۶) بچہ بلا حیل و حجت افسران بالا کا حکم ماننا سیکھتا ہے۔	(۶) بچہ بذریعہ شراکت حکم کی تعمیل سیکھتا ہے۔
(۷) اس جگہ بنیادی اصول ازبر کرنا دُہرانا، توجہ دینا ہوتے ہیں۔	(۷) اس جگہ بنیادی اصولوں سے مُراد اُن تجربوں سے ہے جو بچے کی نشوونما کے موجب ہوتے ہیں۔
(۸) بچے کو تعلیمی ضبط کی جکڑ کے تحت کیا جاتا ہے جس سے اُس کی خود سوچنے کی عادت کو کچلا جاتا ہے۔	(۸) بچے کو چیزوں کی چھان بین کرنا اور تحقیق کے لئے سوالات کرنا اور نکتہ چینی کرنا اور اُن کی قدر و قیمت کا اندازہ کرنا سکھایا جاتا ہے۔
(۹) مقصد:- نفسی ضبط ہے۔ اِن کا خیال ہے کہ اِس سے اچھے شہری پیدا ہونگے۔	(۹) مقصد:- اِس طرزِ تعلیم سے یقین ہے کہ بچے ہر طرف کا نشوونما پاتا اور اُس میں چھان بین کرنے کی طبیعت کا ترقی کرنا ہی اچھے شہری پیدا کر سکتا ہے اور تمدنی ترقی کا باعث ہو سکتا[1] ہے۔

[1] ماخوذ۔ جرنل آف ایجوکیشن مورخہ، نومبر ۱۹۳۲ء برلن۔ جے۔ ہائیل۔ سپروائزر یونیورسٹی آف سٹیٹ آف نیو یارک۔

زندگی کے لئے تربیت دینا

Educating for Life.

یعنی

ایک ایسا نصاب جو ہندوستانی طلباء کی ضروریات زندگی کو پورا کریگا

نوٹ :- گو مضمون ہذا لڑکیوں کے بورڈنگ سکول کے حالات کی اصلاح کی غرض سے تحریر کیا گیا ہے لیکن تھوڑے سے ردوبدل کے بعد دیگر حالات میں بھی اس مضمون میں مندرجہ ہدایات پر عمل کرنے سے فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے ۔

مسیحی اصولوں کی بناء پر بچوں کی غور و پرداخت

۱۔ لائحہ عمل

(الف) بچے کی جسمانی حالت کی خبرگیری ۔

(۱) نوزائیدہ بچے کی حفاظت جس میں اُس کا غسل خوراک پوشاک وغیرہ کا انتظام ہندوستانی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کرنا ۔ نیز باقاعدہ عادات وغیرہ کا لحاظ کرنا ۔

(۲) ننھے بچے کی بیماریاں مثلاً ملیریا بخار ، آنکھوں اور معدے کی خرابیاں زکام نزلہ وغیرہ کے حملے میں ڈاکٹر کے ساتھ مکمل تعاون کرتے ہوئے ان بیماریوں کی علامات اور اُن کے علاج کی طرف پوری توجہ دینا ۔

(۳) وزن کرنا ناپنا جسمانی نشوونما کا اندازہ اور مصنوعی خوراک وغیرہ دینا ۔

(ب) بچے کی تمدنی اور اخلاقی زندگی کی طرف دھیان دینا ۔

(۱) آئندہ اخلاقی نشوونما کے لئے اُس کی عادات کو باقاعدہ بنانا ۔

(۲) بچے کی لازمی اور بنیادی ضروریات کیا ہیں اور انہیں کیونکر پورا کیا جاسکتا

ہے۔ یہاں پر اس قسم کی باتوں پر دھیان دینے کی ضرورت مثلاً۔ محبت کرنے اپنی تعریف سے خوش ہونے۔ اپنے خیالات کا اظہار کرنے اور کامیابی وغیرہ کی خواہشات جو بچے میں پائی جاتی ہیں۔

(۳) ماحول پر قابو پاکر اس کے ذریعے بچوں کی رہنمائی۔

(۴) جائز اور درست قسم کی سزا اور ضبط۔

(۵) والدین کا عام رویہ کہ جسکا اثر بچے کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔

(۶) بچہ کیونکر سیکھتا ہے (مشروط کرنا۔ آزمائش۔ غلطی۔ دوہرانا۔ تمدنی تبدیلی اس کا اثر کہ جو والدین آئندہ نسلوں پر چھوڑ جاتے ہیں۔

(۷) بھائیوں بہنوں۔ ساتھیوں اور نو عمر مہمانوں کی موجودگی کا تعلیمی لحاظ سے مفید استعمال۔

(۸) نامناسب رویہ اور بری عادت کا مؤثر طریق پر تدارک۔

(۹) بچے کے اپنے کنبے کو اس کی تربیت کے لئے سب سے موزوں "سکول" خیال کرنا۔

(ج) بچے کی دینی یعنی روحانی حفاظت۔

(۱) اس مسیحی اصول کی پرزور تائید کرنا کہ خدا کی نظر میں ہر ایک فرد کی خواہ مرد ہو یا عورت۔ نوجوان ہو یا بوڑھا۔ یکساں قدر و قیمت ہے۔

(۲) خاندان کو خدائی ادارہ خیال کرنا کہ جو بچوں کی پرورش کے لئے قائم کیا گیا ہے اور جہاں پر مسیحی کنبے کے افراد کا یہ فرض ہے کہ وہ بچوں کے اندر روحانی زندگی پھونکنے کا کام کریں۔

(۳) والدین کو جو انس اور محبت اپنے بچوں سے ہوتی ہے اس کی عملی مثال کو سامنے رکھتے ہوئے بچوں کے اندر اپنے خدا سے محبت کا جذبہ پیدا کرنے کے

لئے کوشاں ہونا۔

(۴) بچوں کو اپنے گھروں پر عبادت کرنا سکھلانا۔

(۵) خاندان اور اُس کا تعلق کلیسیا اور پاسبان کے ساتھ۔

(۶) خاندان میں بچوں کو اپنے پڑوسیوں سے محبت کرنا سکھلانا۔ مسیحی اور غیر مسیحی ہمسایوں سے یکساں سلوک کرنا۔

۲۔ طریقہ جس پر عمل کرنا چاہئے۔

یہ امر پیشتر سے ہی تسلیم کر لینا چاہئے کہ لڑکیاں اس پہلو میں اپنے اندر یقینی طور پر دلچسپی رکھتی ہیں۔ علاوہ اس کے کہ ہر ایک لڑکی کو بچوں سے طبعاً دلچسپی اور اُنس ہوتا ہے یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ وُہ یہ بھی سمجھتی ہیں کہ ایک دن وُہ خود بھی ماں بنیں گی۔

ٹھوس تجربات کہ جن پر تعلیم کے اس پہلو کا انحصار ہے اور جس سے اسے نشوونما پانے کا موقعہ ملتا ہے انہیں مختلف طریقوں سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ بہتر ہوگا اگر ایک دو چھوٹے بچوں بیں ایسے بچے سکول کے اندر ہی رکھے جائیں کہ جن کی حفاظت کی تمام ذمہ واری لڑکیوں کے کندھوں پر ہو۔ یہ بھی بہتر ہوگا کہ ایک ایسے کنبے کو وہاں رکھا جائے کہ جن کے ہاں ایک بچہ بھی ہو تاکہ لڑکیاں اس بچے کی حرکات اور سکنات کا مطالعہ روزانہ کر سکیں۔ اگر اس بچے کی ماں بچوں کی مسیحی حفاظت کی جماعت میں داخل ہو تو زیادہ بہتر ہوگا۔ مختلف قسم کے گھروں میں جا کر ان کے حالات کا بغور مطالعہ بہت کارآمد ثابت ہوگا میرا خیال ہے کہ اُن کی پُر نقص عادات اور غلط طریقِ کار کی طرف توجہ کو کھینچا جائے۔ لڑکیوں کو چاہئے کہ وُہ اپنے گھروں کے ذاتی تجربات اپنے بھائی بہنوں کے سلوک وغیرہ کے متعلق کہ جو اُنہیں حاصل ہوتا ہے اُن کا ذکر کریں۔ اُن ٹھوس تجربات کا تذکرہ

اگر جماعت کے کمرے میں کیا جائے تو بہت سے نقائص روشنی میں آجائینگے اور پھر ان کے دُور کرنے کے طریقوں پر غور کرنے کا موقع ملیگا جس قدر زیادہ تربیت یافتہ اُستانی مل سکے اسی قدر بہتر ثابت ہوگی۔ دیگر تمام حالات کے مساوی ہونے کی صورت میں ایسی اُستانی کہ جسے خود بھی ماں ہونے کا شرف حاصل ہو چکا ہے ایک کنواری اُستانی سے زیادہ بہتر ہوگی۔

اس میدان کو مختصر طور پر لیکن عملی صورت میں عبور کرنے کے لئے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہوگی کہ جو اُستانی کی رہنمائی کر سکے۔ تمام بیانات کو اس طریقہ پر قلمبند کرنا چاہئے کہ مشاہدہ کرنے کے شوق کی حوصلہ افزائی ہو اور تجربات میں افزونی ہو۔ لائحہ عمل کے اُن حصّوں میں کہ جہاں پر صرف چند مثالیں مل سکتی ہیں اس صورت میں دیگر ممالک نیز اعلیٰ ہندوستانی گھرانوں میں جو عملی وسائل اختیار کئے جاتے ہیں ان کی تشریح کی جانی چاہئے تنبیہہ کی غرض سے منفی مثالیں بھی بیان کی جاسکتی ہیں۔ اس قسم کی تربیت کو زیادہ مکمل اور پُر اثر بنانے کے لئے لازمی ہے کہ لکھنے اور یاد کرنے کا کام کیا جائے۔ ڈراموں۔ کہانیوں۔ نظموں اور گیتوں وغیرہ کو کام میں لایا جائے اور ان سب کا نفس مضمون "بچے کی حفاظت" ہی ہو۔ ہر ایک لڑکی اپنا اپنا ریکارڈ تیار کر سکتی ہے یہ لائحہ عمل نہایت لازمی ہے اسلئے سکول کی زندگی کا بیشتر حصہ اُس کی تکمیل کے لئے خرچ کرنا چاہئے۔

پڑھائی کی ہندی کتب کا فرہنگی مطالعہ

جے۔ سی۔ کوئی نگ

پڑھنا۔ جدید ریڈروں کی تصنیف کے وقت زباندانی کی طرف خاص توجہ

دی جاتی ہے۔ خاص کر نچلے درجہ میں جو ریڈریں پڑھائی جاتی ہیں ان کی صورت میں تو اِس طرف خاص دھیان رکھا جاتا ہے۔ عام طور پر مندرجہ ذیل امور پر خاص زور دیا جاتا ہے۔

(۱) مقدار۔ جہاں تک ہو سکے نئے الفاظ کم سے کم تعداد میں استعمال کئے جاتے ہیں تاکہ مضمون میں دلچسپی کے پہلو بہ پہلو مناسب ترقی کرنے کے امکانات بھی ہوں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر تمام پڑھنے کے الفاظ میں نئے الفاظ کی نسبت بہت کم ہوتی ہے۔ اس طرح پر نفسِ مضمون سہل ہو جاتا ہے اور بچہ جلدی ترقی کر سکتا ہے۔

(۲) دوہرانا۔ جو نئے لفظ استعمال کئے جاتے ہیں انہیں بار بار اور جگہ بجگہ استعمال میں لا کر طلباء کو موقع دیا جاتا ہے کہ وُہ اُنہیں اچھی طرح سمجھ لیں۔ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ شاگردوں کو کسی نئے لفظ کا مفہوم اور اس کا ٹھیک استعمال سکھلانے کے لئے کم از کم دس مرتبہ اس لفظ کو دُہرانے کی ضرورت ہوتی ہے

(۳) تقسیم:۔ نئے الفاظ کو مساوی طور پر سبق میں داخل کیا جاتا ہے۔ تاکہ کوئی حصہ اِس قدر مشکل نہ ہو جائے کہ طلبا ہمت ہار بیٹھیں۔ ایک کتاب کا نفسِ مضمون دوسری کتاب کو سمجھنے میں مددگار ہوتا ہے۔

(۴) خصوصیت:۔ پڑھنے کے مواد میں جو الفاظ ہوتے ہیں اُنہیں نہایت ہوشیاری سے منتخب کیا جاتا ہے اور عام طور پر وہی الفاظ استعمال میں لائے جاتے ہیں جو بچوں کے عام سبق میں اکثر پائے جاتے ہیں۔

دیگر ممالک کی زبانوں کی نسبت کیوں ہندی زبان کی ریڈر کی فرہنگ الفاظ کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اِس کی خاص وجوہات ہیں۔ ہندوستان کے مختلف اضلاع میں جو گھریلو زبان بولی جاتی ہے وہ عام طور

پر کتابی زبان سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ چکدار ہندی حرف و نحو کی وجہ سے ہندی الفاظ مختلف شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اس لئے چھوٹے طلباء کے لئے انہیں پڑھنا زیادہ مشکل ہو جاتا ہے۔ ہندوستانی دیہات کے بچوں کو بالکل محدود تجربہ سے دو چار ہونے کا موقعہ ملتا ہے۔ یہ تمام امور اس بات کے مظہر ہیں کہ نفس مضمون اور پڑھائی کا مصالحہ نچلے درجہ کے ہندوستانی مدارس میں بالکل سادہ آسان اور عام فہم ہونا چاہیئے۔

ہندی ریڈروں کا معیار

زباندانی کے لحاظ سے ہندی ریڈروں کا معیار معلوم کرنے کے لئے پرائمر میں استعمال کئے گئے الفاظ کی نسبت سی۔پی کی محکمانہ کتابوں سے ایک اور چار کی ہونی چاہیئے۔ ان کتابوں میں استعمال کیا گیا ہر ایک لفظ ایک نقشہ میں درج کیا گیا ہے اور ہر ایک لفظ جتنی مرتبہ استعمال میں آیا ہے اس کا شمار بھی فہرست میں درج کیا گیا ہے۔ یہ تحقیقات یہاں پہ ہی ختم نہیں ہو جاتی بلکہ کئی وجوہات کی بنا پر ایک ابتدائی رپورٹ زیر ترتیب ہے۔ تحقیق کرنے کے بعد جو واقعات معلوم ہوتے ہیں ان میں سے مندرجہ ذیل قابل غور ہیں۔

مجموعی تعداد الفاظ سے نئے الفاظ کی شرح نسبت

ہندی ریڈریں	نئے الفاظ کی تعداد	مجموعی تعداد الفاظ	مجموعی تعداد الفاظ سے نئے الفاظ کی نسبت
پرائمر	۲۳۶	۵۲۸	۲
فرسٹ ریڈر	۳۴۵	۲،۳۵	۸
سیکنڈ ریڈر	۶۰۵	۶،۵۰۸	۱۲